## سوال

(348) دو رجعی طلاقیں

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں میں مسمی صوفی افتخار احمد ولد صوفی غلام محمد ساکن اکرم منزل فلیٹ نمبر 8 جمیلہ سٹریٹ نزد ہوتی مارکیٹ کراچی نے اپنی زوجہ مسمات طیبہ بنت صوفی غلام محمد ساکن شیرانوالہ گیٹ نیا محلہ مکان نمبر 1229 جی لاہور کو 25 اپریل 1991 کو ایک مجلس ایک طلاق دے دی تھی ۔ اب ہم اپنے اس کیے پر پریشان اور اولاد اور برادری کے الجھے ہوئے مسائل کی خاطر مصالحت پر آمدہ ہیں لہذا کتاب وسنت کی روشنی میں ہم کیا رجوع کر کے دوبارہ اپنا گھر آباد کر سکتے ہیں یا نہیں؟ شرعی فتویٰ صادر فرمائیں ۔ یاد رہے کہ میں نے اس سے قبل بھی اپنی زوجہ مذکورہ کو چھ ماہ پہلے طلاق بھی دے دی تھی یہ دوسرا چانس ہے ۔

(سائل : صوفی افتخار احمد)

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال وبشرط صحت واقعہ صورت مسئولہ میں ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے ۔ اور رجعی طلاق میں بالاتفاق علماء امت اندر عدت رجوع کرنے گھر آباد رکھنا شرعا جائز ہے ۔ اور بعد از عدت (تین حیض یا تین ماہ یا وضع حمل) نکاح جدید بالاتفاق جائز ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ... البقرة ٢٢٩

یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں، پھر یا تو اچھائی سے روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت شریفہ کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ - ای اذا طلقتها واحدة او اثنتين فانت مخير فيها ما دامت عدتها باقية بين ان تردها اليك ناويا الاصلاح بها والاحسان اليها وبين ان تتركها حتى تنقضى عدتها تبين منك - الخ (1) (تفسیر ابن کثیر ج1 ص272)

کہ اس آیت شریفہ کا مطلب ہے کہ جب تم اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے ڈالو تو عدت کے اندر اندر تم کو یہ اختیار حاصل ہے کہ تم اس مطلقہ رجعیہ سے اصلاح اور نیک نیتی کے ساتھ رجوع کر کے آباد ہو جاؤ یا پھر اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو ۔

نامور مفسر اور اصولی امام محمد بن علی الشوکانی   اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

المراد بالطلاق المذکور ہو الرجعی بدلیل ما تقدم من الآیۃ الأولی، أي الطلاق الذي تثبت فیہ الرجعۃ للأزواج ہو مرتان، أي الطلقۃ الأولی والثانیۃ، إذ لا رجعۃ بعد الثالثۃ، وإنما قال سبحانہ مرتان ولم یقل طلقتان إشارۃ إلی أنہ ینبغي أن یکون الطلاق مرۃ بعد مرۃ لا طلقتان دفعۃ واحدۃ   کذا قال جماعۃ من المفسرین. (2) (تفسیر فتح القدیر ج1 ص238)

کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رجعی (قابل رجوع) طلاق کا حکم بیان فرمایا ہے کہ وہ طلاق جس میں شوہروں کے لیے شرعاً رجوع کر لینا ثابت ہے ۔ وہ دو طلاقیں ہیں، یعنی پہلی اور دوسری طلاق ہے کیونکہ تیسری طلاق کے بعد رجوع جائز نہیں ہوتا ۔ اور اللہ تعالیٰ مرتان فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ طلاق یکے بعد دیگرے دو مجلسوں میں دینی چاہیے ۔ اکٹھی دو طلاقیں مراد ہرگز نہیں ورنہ لفظ طلقتان استعمال ہوتا ۔ مزید ارقام فرماتے ہیں :

وأخرج البیہقی من طریق السدي عن ابن عباس وابن مسعود وناس من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی قولہ : الطلاق مرتان قالوا : وہو المیقات الذي تکون فیہ الرجعۃ، فإذا طلق واحدۃ أو اثنتین، فإما أن یمسک ویراجع بمعروف، وإما أن یسکت عنہا حتی تنقضی عدتہا فتکون أحق بنفسہا. (3) (فتح القدیر ج1 ص240)

کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن مسعود اور بہت سے دوسرے صحابہ کرام   اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت شریفہ میں رجوع کا وقت مقرر کر دیا ہے بس جب کوئی شوہر اپنی بیوی کا ایک یا دو طلاق دے گا تو اس کو عدت پوری گزرنے سے پہلے پہلے رجوع کر کے طلاق واپس لینے کا حق حاصل ہے ۔

الشیخ معین الدین محمد بن عبدالرحمن اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں فامساک بمعروف ای اذا طلقتہا واحدۃ او اثنتین فلک الخیار فی المراجعۃ وحسن المعاشرۃ – تفسیر جامع البیان آیت 229- ص56- کہ آیت فامساک بمعروف کا مطلب یہ ہے کہ جب تو اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقین دے ڈالے تو تجھے شریعت کی طرف سے یہ اختیار حاصل ہے کہ تو اپنی مطلقہ رجعیہ بیوی سے رجوع کر کے اچھی طرح اور خوش اطواری کے ساتھ گھر آباد کر لے ۔

قرآن مجید کی اس نص اور مفسرین کی مذکورہ بالا تصریحات کے مطابق صورت مسئولہ میں صرف ایک رجعی طلاق پڑی ہے ۔ اور سوال نامہ کی آخری سطر کی خط زدہ تصریح کے مطابق طلاق دہندہ صوفی افتخار احمد اپنی اس زوجہ کو آج سے چھ ماہ قبل طلاق دے کر اندر رجوع کر چکا ہے، لہذا اس طرح اب دو طلاقیں پڑ چکی ہیں ۔ چونکہ یہ دوسری طلاق سوال نامہ کی وضاحت کے مطابق 25 اپریل 91ء کو دی تھی اور آج 17 جولائی 91ء ہے یعنی اس طرح اس دوسری طلاق کے 84 دن ہو چکے ہیں ۔ چونکہ مسمات طیبہ بنت غلام محمد کی وضاحت کے مطابق وہ والذین یئسن من المحیض میں داخل ہو چکی ہیں لہذا ان کی عدت تین حیض کے بجائے اب تین ماہ شرعا مقرر ہے ۔ اس لئے ابھی عدت باقی ہے کیونکہ ابھی صرف 84 دن عدت گزرے ہیں ۔ جب کہ عدت نوے دن ہے ۔ پس ابھی تک نکاح سابق بحال اور قائم ہے لہذا رجوع بلاشبہ شرعاً جائز ہے اور حلالہ کی قطعاً ضرورت نہ ہے ۔ اس مسئلہ میں قطعاً اختلاف نہیں ۔ مفتی کسی قانونی سقم اور عدالتی جھمیلہ کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

**ج1ص844**

محدث فتویٰ